سوال

میرے خاوند نے مجھے اس لیے طلاق دے دی ہے کہ میں اولاد پیدا نہیں کر سکتی، تو کیا ایسا کرنا جائز ہے حالانکہ اس کا خاوند کو علم بھی تھا؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اول :

اصل میں طلاق مکروہ ہے، بلکہ یہ صرف ضرورت کے وقت مباح ہوتی ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اصل میں طلاق ممنوع ہے، بلکہ یہ بقدر ضرورت و حاجت مباح کی گئی ہے" انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (81/33).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"طلاق کے حکم میں پانچ قسم کے احکام جاری ہوتے ہیں، یا تو طلاق واجب ہوگی یا پھر حرام، یا سنت یا مکروہ یا مباح

سوال یہ ہے کہ : اس میں اصل کیا ہے، اصل میں طلاق مکروہ ہے، اس کی دلیل اپنی بیویوں سے ایلاء کرنے والوں یعنی جو بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھاتے ہیں ان کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اگر وہ واپس پلٹ آئیں تو اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، اور اگر وہ طلاق دینے کا عزم کر لیں تو اللہ سبحانہ وتعالی سننے والا جاننے والا ہے.

چنانچہ یہاں اللہ نے طلاق میں فرمایا :

اور اگر وہ طلاق کا عزم کر لیں تو اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے.

اور اس میں کچھ دھمکی سی پائی جاتی ہے، لیکن ایلاء میں فرمایا :

اور اگر وہ واپس پلٹ آئیں تو اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے.

یہ اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کو طلاق پسند نہیں، اور اصل میں یہ مکروہ ہے، رہی یہ حدیث کہ :

"حلال اشیاء میں سے سب سے مبغوض ترین چیز طلاق ہے"

یہ حدیث ضعیف ہے صحیح نہیں، حتی کہ معنی کے اعتبار سے بھی نہیں، اوراس سے ہمیں اللہ تعالی کا درج ذیل فرمان مستغنی کر دیتا ہے :

اوراگر وہ طلاق کا عزم کرلیں تو اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے .

شیخ الاسلام کا یہ قول کہ :

"یہ ضرورت وحاجت کی بنا پر مباح ہے "یعنی خاوند کی ضرورت کے لیے، جب اسے ضرورت ہو تو یہ اس کے لیے مباح ہوگی، مثلا وہ اپنی بیوی کو برداشت اوراس پر صبر نہ کرسکتا ہو، باوجود اس کے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اشارہ کیا ہے کہ صبر و تحمل اولی و بہتر ہے

اللہ کا فرمان ہے :

اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہوسکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ سبحانہ وتعالی اس میں خیر کثیر پیدا کردے النساء (19).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مومن مرد مومن عورت سے بغض نہیں کرتا، اگر وہ اس کے کسی خلق کو ناپسند کرتا ہے، تو اس کی دوسری چیز سے راضی ہوجائیگا "

لیکن بعض اوقات انسان اس بیوی کے ساتھ نہیں رہ سکتا اس لیے اگر اس کی ضرورت ہو تو اس کے لیے طلاق دینا مباح ہوگا، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے :

اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو، اور پھر انہیں چھونے سے قبل طلاق دے دو تو تم پر کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو الاحزاب (49).

اوراس لیے بھی کہ جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں طلاق دی انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دینے سے منع نہیں کیا، اوراگر یہ حرام ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں روک دیتے، اوراگر مکروہ ہوتی تو آپ ان سے اس کی تفصیل معلوم کرتے

پھر اہل علم کا ایک فقہی قاعدہ بھی ہے کہ : ضرورت کے وقت مکروہ زائل ہوجاتا ہے، اور یہ اللہ سبحانہ وتعالی کی حکمت میں شامل ہوتا ہے، مسلمانوں کے دشمن مسلمانوں کے طلاق کے جواز پر طعن کیا کرتے تھے؛ کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ عورت پریشان ہو، حالانکہ حقیقت میں یہ عیب ہے

اس لیے کہ ہمیں یقینی علم ہے کہ جب مرد عورت کو ذلت کے ساتھ رکھے اور وہ اسے نہ چاہتا ہو اور نہ ہی اس سے محبت کرتا ہو تو ایسی تنگی ہوتی ہے جو کوئی برداشت ہی نہیں کرسکتا

لیکن جب اسے طلاق دے دے تو اللہ اسے اور دینے والا ہے اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اوراگر وہ دونوں علیحدہ ہوجائیں تو اللہ تعالی ہر ایک کو اپنی وسعت سے غنی کردیگا النساء (130).

چنانچہ دین اسلام جو کچھ لایا اس میں حکمت پائی جاتی ہے، اوراس میں رحمت بھی ہے، وگرنہ انسان کو ایسی بیوی کے ساتھ رہنا لازم کرنا جسے وہ پسند نہ کرتا اور محبت نہ رکھے یہ سب سے مشکل کام ہوگا

حتی کہ شاعر متنبی کا کہنا ہے :

آزاد آدمی کے لیے دنیا کی تنگی میں یہی کافی ہے کہ وہ اسے دشمن سمجھے جس کے ساتھ دوستی کے سوا کوئی چارہ نہ ہو

یعنی یہ دنیا کی تنگی ہے کہ تم اسے پناہ دشمن سمجھو لیکن اس کے ساتھ دوستی ضروری کرو

دوم :

قولہ : "اس کے بغیر مکروہ ہے " یعنی ضرورت کے بغیر طلاق دینا مکروہ ہے ، اس لیے صحیح حالات کی حالت میں طلاق دینا مکروہ ہوگی ، ہم بیان کرچکے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اگر وہ طلاق کا عزم کریں تو اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے .

اس میں اس طرح اشارہ اور تنبیہ کی گئی ہے کہ اللہ تعالی کے ہاں طلاق مکروہ ہے ، اور یہ اثری دلیل ہے

اور نظری دلیل یہ ہے کہ :

طلاق کے نتیجہ میں خاندان کا شیرازہ بکھر جاتا ہے ، اور عورت ضائع ہوجاتی اور اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے ، خاص کر جب اس کی اولاد بھی ہو یا پھر وہ فقیر اور تنگ دست ہو ، یا ملک میں اس کا کوئی اور نہ رہتا ہو ، تو پھر اس صورت میں اسے طلاق دینا یقینی مکروہ ہوجاتا ہے

ہوسکتا اس کے نتیجہ میں مرد خود بھی ضائع ہوجائے ، کیونکہ ہوسکتا ہے اسے کوئی اور بیوی نہ ملے ، پھر اگر یہ معلوم ہوجائے کہ یہ شخص طلاق دے دیتا ہے تو لوگ اس سے اپنی بچیوں کی شادی ہی نہیں کرتے ، اس لیے بہت ساری علتوں کی بنا پر ہم یہ کہتے ہیں کہ طلاق مکروہ ہے "

شیخ رحمہ اللہ نے یہاں تک کہا کہ :

" طلاق میں پانچ احکام جاری ہونگے : یا تو ضرورت کی بنا پر مباح ہوگی ، اور ضرورت نہ ہونے کی صورت میں مکروہ ہوگی ، اور ضرر ہونے کی صورت میں مباح ہوگی ، اور ایلاء میں واجب ہوگی ، اور بدعت کی بنا پر حرام ہوگی

ہم یہ بھی بیان کرچکے ہیں کہ : جب بیوی کی عفت و عصمت میں فرق آجائے اور اس کی اصلاح کرنا ممکن نہ ہو تو واجب ہوگی " انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (13/7-14).

اور اگر ضرورت کی بنا پر طلاق مباح ہے اور ضرورت نہ ہونے کی حالت میں مکروہ ہے ، تو پھر بلاشک اولاد کی رغبت رکھنا یہ نکاح کے مقصد میں شامل ہوتا ہے ، اور اگر بیوی بانجھ ہو اور خاوند دوسری بیوی کرنے پر قادر نہ ہو ، یا عدل نہ کرسکنے کا خدشہ ہو ، یا پھر دوسری بیوی ہونے کی صورت میں پہلی بیوی خاوند کے ساتھ رہنے سے انکار کرتی ہو ، تو پھر اس حالت میں طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں ، تو یہ ضرورت میں شمار ہوتا ہے جس میں طلاق دینا مباح ہوجاتا ہے

اور یہ کہ خاوند کو علم تھا کہ بیوی بانجھ ہے یہ سب کچھ اوپر بیان کردہ میں مانع نہیں

دوم :

ہم اپنی عزیز بہن سے کہیں گے کہ : جب آپ اپنے خاوند کے ساتھ رہنے کی رغبت رکھتی ہیں ، تو آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے مابین چند مصلح قسم کے افراد کو لائیں جو آپ کے حالات کی اصلاح کریں

ہوسکتا ہے حقیقت میں بانجھ پن کے علاوہ طلاق کا سبب کچھ اور ہو، یا پھر خاوند آپ کو رکھ کر دوسری شادی کرنے پر راضی ہو جائے، اور اگر آپ اسے ناپسند کریں تو آپ اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں، ہوسکتا ہے اللہ تعالی آپ کو اس سے بھی بہتر خاوند عطا فرمائے، اور ہوسکتا ہے آپ کو اولاد بھی عطا کر دے

کتنے ہی خاوند اور بیوی ایسے ہیں جب وہ اس سبب کے باعث علیحدہ ہوئے تو اللہ سبحانہ وتعالی نے ہر ایک کو اولاد عطا فرما دی

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اگر وہ دونوں علیحدہ ہو جائیں تو اللہ تعالی ہر ایک کو اپنی وسعت سے غنی کر دیگا، اور اللہ تعالی وسعت والا حکمت والا ہے النساء (130).

مزید فائدہ اور معلومات کے لیے آپ سوال نمبر (2910) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو سیدھی راہ کی توفیق عطا فرمائے

والله اعلم

اسلام سوال وجواب

146949